نازسی ازم اور ہٹلر کا عروج
(Nazism and the Rise of Hitler)

1945 کے موسم بہار میں ایک گیارہ سالہ جرمن لڑکے نے جس کا نام ہلمیتھ (Helmath) تھا، بستر پر لیٹا تھا اس نے اپنے والدین کو نہایت سنجیدہ آواز میں کسی مسئلہ پر بات چیت کرتے سنا- اس کا باپ جو کہ ایک مشہور ڈاکٹر تھا، اپنی بیوی سے مشورہ کر رہا تھا کیا وہ وقت آ پہنچا ہے جب کہ پوری فیملی کو مار ڈالا جائے یا وہ تنہا ہی خودکشی کرے۔ اس کے باپ نے انتقام سے ڈرتے ہوئے یہ کہا کہ ''اب اتحادی ہمارے ساتھ وہی برتاؤ کریں گے جو ہم نے اپاہجوں اور یہودیوں کے ساتھ کیا تھا۔'' اگلے دن وہ ہلمتھ کو اپنے ہمراہ جنگل لے گیا، وہاں اس نے بچوں کا پرانا گانا گاتے ہوئے آخری بار ایک ساتھ ہنسی خوشی سے وقت گزارا اس کے بعد اس نے اپنے دفتر میں خود کو گولی مار لی۔ ہلمتھ کو آج بھی یاد ہے اس کی باپ کی خون میں لتھڑی وردی گھر کے آتش دان میں جلائی گئی تھی۔ اس نے جو کچھ سنا اور جو کچھ ہوا وہ اس سے اس درجہ خوفزدہ تھا کہ اگلے نو سالوں تک اس نے گھر پر کھانا نہیں کھایا۔ اس کو ڈر تھا کہ اس کی ماں اس کو زہر دے سکتی تھی۔

اگرچہ ہلمیتھ کو اس بات کا احساس نہیں ہوا ہوگا کہ اس کا باپ ایک نازسی تھا اور اڈالف ہٹلر کا حمایتی تھا۔ اب آپ میں سے بہت سے طلبا کو نازسیوں اور ہٹلر کے بارے میں علم ہو جائے گا۔ شاید آپ کو جرمنی کو ایک طاقتور ملک بنانے اور پورے یوروپ کو ختم کرنے کی ہٹلر کی خواہش کا علم ہوگا۔ آپ نے سنا ہوگا کہ اس نے یہودیوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔ لیکن نازسی ازم تنہا ایک یا دو کا کام نہیں۔ یہ ایک نظام تھا اور سیاست کے بارے میں ڈھانچہ تھا۔ آیئے ہم سمجھنے کی کوشش کریں کہ نازی واد کس چیز کے بارے میں تھا۔ آیئے دیکھیں کہ ہلمیتھ کے باپ نے خودکشی کیوں کی۔ اس کے خوف کی بنیاد کیا تھی۔

مئی 1945 میں جرمنی نے اتحادیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ یہ پیشگی اندازہ لگاتے ہوئے کہ مستقبل میں ہٹلر کا کیا حشر ہونے والا ہے۔ ہٹلر اور اس کے وزیر پروپگنڈہ گوئبلز نے ماہ اپریل میں برلن میں واقع بنکر میں اجتماعی طور سے اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ مل کر اجتماعی خودکشی کر لی۔ جنگ کے آخر میں امن کے خلاف جرائم، جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کا ارتکاب کرنے کے خلاف،

شکل 1: ہٹلر (درمیان میں) اور گوئبلز (بائیں) ایک میٹنگ کے بعد جاتے ہوئے۔

نئے الفاظ

اتحادی: ابتداء میں یو کے اور فرانس اتحادی طاقتوں کی رہنمائی کر رہے تھے۔ اس کے بعد یو ایس ایس آر اور یو ایس اے بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ انہوں نے محوری طاقتوں بنام جرمنی، اٹلی اور جاپان کے خلاف جنگ کی۔

© NCERT not to be republished

نازی جنگی مجرموں پر مقدمہ چلانے کے لیے نورمبرگ کے مقام پر ایک بین الاقوامی فوجی ٹریبونل قائم کیا گیا۔ جنگ کے دوران جرمنی کا کردار، خاص طور پر ان کاموں نے جو انسانیت کے خلاف جرائم کہلائے، سنجیدہ اخلاقی اور دیگر سوالات کھڑے کیے جس کی تمام دنیا نے ملامت کی۔ یہ کام کیا تھے؟

دوسری عالمی جنگ کے سایے میں جرمنی نے نسل کشی کی جنگ چھیڑ دی جس کا نتیجہ یوروپ کے بے قصور شہریوں کے چنے ہوئے گروہوں کے قتل عام کی شکل میں برآمد ہوا۔ قتل کیے گئے لوگوں میں 60 لاکھ یہودی، 2 لاکھ جپسی اور 10 لاکھ پولینڈ کے شہری تھے، 70,000 ہزار وہ جرمن جو ذہنی اور جسمانی طور سے اپاہج تھے، ان کے علاوہ لاتعداد سیاسی مخالفوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لیے اوشوتس (Auschwitz) جیسے مختلف مارنے کے مراکز میں انسانوں کو بڑے پیمانے پر زہریلی گیس سے مارنے کا طریقہ اختیار کیا گیا۔

نورمبرگ ٹریبونل نے صرف گیارہ اہم نازی مجرموں کو موت کی سزا دی۔ کئی نازی مجرموں کو عمر قید ہوئی۔ برے کاموں کا بدلہ تو ضرور ملا۔ لیکن نازیوں کو جو سزا ملی وہ ان کے ارتکاب کردہ جرائم کی وسعت کے مقابلے کہیں کم تھی۔ اتحادی ہارے ہوئے جرمنی کے خلاف اس درجہ سخت دل نہیں بننا چاہتے تھے۔ جیسا کہ پہلی عالمی جنگ کے بعد تھے۔

ہر شخص کو اس کا احساس ہوگا کہ نازی جرمنی کے عروج کو پہلی عالمی جنگ کے اختتام کے جرمن تجربہ کی روشنی میں تلاش کیا جاسکتا تھا۔

یہ تجربہ کیا تھا؟

نئے الفاظ

جینوسائڈل: بڑے پیمانے پر اس طرح مارنا جس لوگوں کے کافی زیادہ تعداد کی بربادی ہو

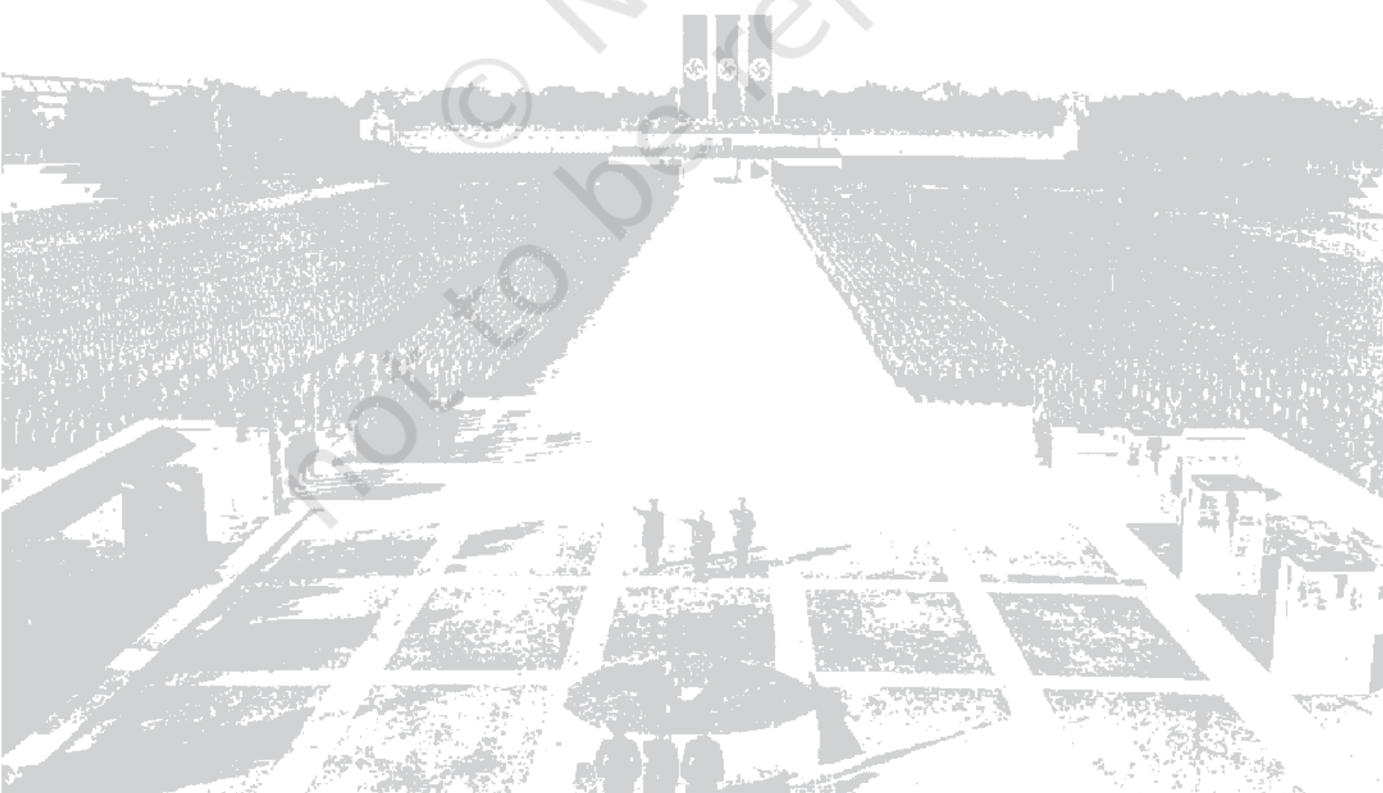

© NCERT not to be republished

جرمنی نے جو بیسویں صدی کے ابتدائی سالوں میں ایک طاقتور سلطنت تھی، آسٹریائی سلطنت کے ساتھ مل کر اتحادیوں (انگلینڈ، فرانس اور روس) کے خلاف پہلی عالمی جنگ (18-1914) لڑی تمام ممالک جلد فتح حاصل کرنے کی امید میں اس جنگ میں پوری گرمجوشی سے شامل ہوئے۔ لیکن ان کو یہ احساس ہی نہ تھا کہ جنگ طول پکڑے گی جس کے نتیجہ میں یوروپ کے وسائل پانی کی طرح بہیں گے۔ فرانس اور بلجیم پر قابض ہوتے ہوئے جرمنی کو ابتدائی فائدہ ضرور ہوا۔ تاہم 1917 کے ابتدائی حصہ میں ریاستہائے متحدہ (US) کی شمولیت سے تقویت پاکر جرمنی کے خلاف اتحادیوں کی حیثیت مستحکم ہوگئی جس کے نتیجہ میں ے نومبر 1918 میں جرمنی اور مرکزی طاقتوں کو کراری شکست ہوئی۔

شاہی جرمنی کی ہار اور شہنشاہ کی تخت سے دست برداری نے پارلیمانی پارٹیوں کو جرمنی نظامِ سلطنت میں ترمیم کرنے کا موقعہ فراہم کیا۔ وائمار کے مقام پر قومی اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ اور وفاقی ڈھانچہ کے ساتھ جمہوری آئین قائم ہوا۔ مساوی اور عالم گیر رائے دہندگی کی بنیاد پر تمام بالغوں بشمول عورتوں کے ووٹوں سے جرمن پارلیمنٹ یا رائکسٹاگ (Reichstag) کے لیے ڈیپٹیوں کا انتخاب ہوا۔

تاہم اس جمہوریہ کا خیر مقدم خود اس کے عوام نے اس وجہ سے نہیں کیا کیونکہ پہلی عالمی جنگ میں جرمنی کی شکست کے بعد اس کو ایسی شرائط منظور کرنے کے لیے مجبور کیا گیا جو نہایت سخت تھیں۔ وارسا کے مقام پر اتحادیوں کے ساتھ کیا گیا معاہدہ امن نہایت سخت اور شرمناک فیصلہ تھا۔ اس معاہدہ کے تحت جرمنی کو اپنی سمندر پار نوآبادیات، اپنے 13 فیصد علاقوں اور اپنے 75 فیصد لوہے اور 26 فیصد کوئلے کے ذخائر سے ہاتھ دھونا پڑا جو فرانس، پولینڈ، ڈنمارک اور لیتھوانیا میں تقسیم ہوئے۔ جرمنی کی طاقت کو کمزور کرنے

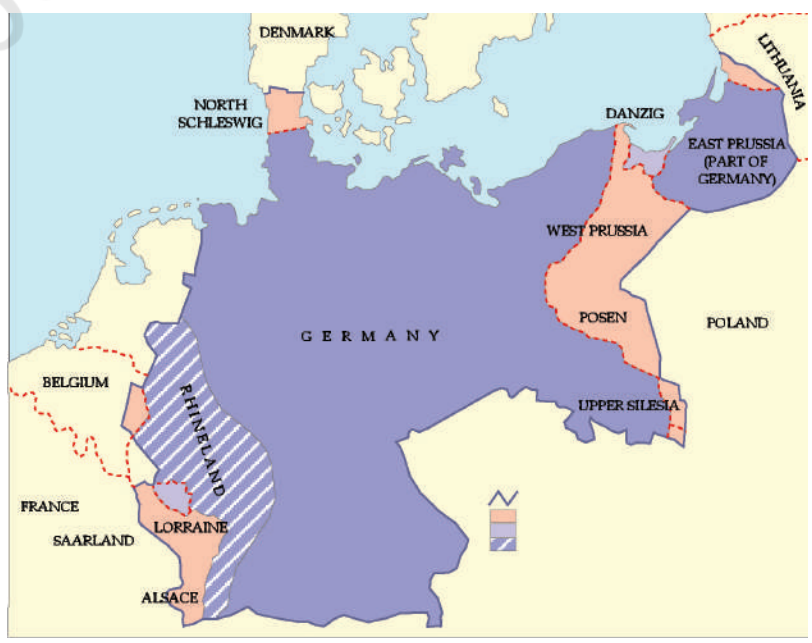

شکل 2: وارسا معاہدہ کے بعد جرمنی۔ آپ اس نقشے میں وہ حصے دیکھ سکتے ہیں جن سے معاہدے کے بعد جرمنی کو ہاتھ دھونا پڑا۔ P/51

© NCERT not to be republished

کے لیے اتحادی طاقتوں نے جرمنی کو غیر فوجی بنا دیا۔ جنگی قصور (War Guilt Clause) سے متعلق جرمنی کو تمام نقصانات کا ذمہ دار ٹھہرایا اور اس کو 6 بلین پونڈ (600 کروڑ پونڈ) معاوضہ ادا کرنے کو مجبور کیا گیا۔ اتحادیوں نے 1920 کے دہے کے زیادہ تر حصے تک وسائل سے بھرپور رائن لینڈ کے علاقہ پر اپنا قبضہ برقرار رکھا۔ بہت سے جرمنوں نے نہ صرف جرمنی کی ہار کے لیے بلکہ ورسائے کے مقام پر ہوئی بے عزتی کے لیے وائمار ری پبلک کو ذمہ دار ٹھہرایا۔

1.1 جنگ کے اثرات

نفسیاتی اور معاشی دونوں طور سے پورے براعظم پر تباہ کن اثر پڑا۔ پورا یوروپ روپیہ قرض دینے کے بجائے مقروض ممالک کے زمروں میں بٹ گیا۔ بدقسمتی سے نوزائیدہ وائمار ری پبلک کو پرانی سلطنت کے گناہوں کی سزا بھگتنی پڑی۔ جرمن جمہوریہ نے جنگی جرائم، قومی بےعزتی کا بار اپنے کندھوں پر اٹھایا اور معاوضہ ادا کرنے کے لیے مجبور ہوکر مالی طور سے اپاہج ہو گیا۔ جن لوگوں نے وائمار ری پبلک کی حمایت کی تھی، ان میں خاص طور سے سوشلسٹ، کیتھولک اور ڈیموکریٹس، قدامت پسند نیشنلسٹ اندازِ فکر کے لوگ نشانہ بنے۔ ان کو ''نومبر کے مجرم'' کہہ کر ان کا مذاق اڑایا گیا۔ 1930 کے ابتدائی دہے میں رونما ہوئے سیاسی حالات پر اس اندازِ فکر کا گہرا اثر پڑا جیسا کہ ہم آگے پڑھیں گے۔

یوروپی سماج اور نظام ریاست پر پہلی عالمی جنگ نے گہری چھاپ چھوڑی۔ سماج کے اندر فوجیوں کا رتبہ شہریوں سے بالاتر ہو گیا۔ سیاست داں اور صحافیوں نے مردوں کو جارح، مضبوط اور مردانہ بننے پر کافی زور دیا۔ میڈیا نے خندقوں میں گزاری زندگی کی تعریف میں پل باندھنے شروع کیے۔ تاہم سچائی یہ تھی کہ ان خندقوں میں فوجیوں کی زندگی قابل رحم تھی جن کے چاروں طرف نعشوں کو کھانے والے چوہے گھومتے رہتے تھے۔ انھوں نے زہریلی گیسوں اور دشمن کی گولہ باری کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور جلد ہی ان کی لائنوں میں کٹاؤ آتا گیا۔ جارحیت پر مبنی جنگی پروپیگنڈے اور قومی احترام نے عوامی دائرے میں مرکزی مقام پایا، جب کہ قدامت پسند آمرانہ رہنمائی کے لیے عوامی حمایت مضبوط ہوئی جو ابھی جلد ہی وجود میں آئی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ جمہوریت ابھی نوزائیدہ تھی جو بین یوروپی جنگ کے غیر مستحکم حالات میں ٹک نہ سکی۔

1.2 سیاسی ریڈیکل ازم اور معاشی بحران

وائمار ری پبلک کی پیدائش روس میں بالشویک انقلاب کے نمونے پر اسپارٹاسسٹ لیگ کی انقلابی بغاوت کے ساتھ ساتھ ہوئی۔ بہت سے شہروں میں مزدوروں اور جہازیوں کی سوویتیں قائم ہوئیں۔ برلن کے سیاسی ماحول میں سوویت طرز کی حکومت کا مطالبہ زور پر تھا۔ سوشلسٹوں، ڈیموکریٹوں اور کیتھولک جیسے اس کے مخالفین جمہوری ریپبلک کو ایک شکل دینے کے لیے وائمار میں یکجا ہوئے۔ وائمار ری پبلک نے اس بغاوت کو آزاد دستے نام کی تنظیم کی مدد سے کچل کر رکھ دیا۔ بعد میں ناراض اسپارٹاسسٹوں نے جرمن

© NCERT not to be republished

شکل **3**: اسپارٹاسسٹ نام سے مشہور ریڈیکل گروپ کی منظّم کی ہوئی یہ ایک ریلی ہے۔ برلن۔
1918-19 کی سردیوں میں لوگ برلن کی گلیوں میں جمع ہوگئے۔ سیاسی مظاہرے کرنا ایک عام بات ہوگئی۔

کمیونسٹ پارٹی قائم کی۔ اس کے بعد سے کمیونسٹ اور سوشلسٹوں میں کبھی بھی مصالحت نہ ہوسکی اور دونوں ایک دوسرے کے دشمن بن گئے اور ہٹلر کے خلاف ایک مشترکہ محاذ نہ بن سکا۔ انقلابیوں اور قوم پرست انتہا پسندوں نے بنیادی حل کے لیے درخواست کی۔

1923 کے معاشی بحران نے سیاسی ریڈیکل ازم کو مزید ہوا دی۔ جرمنی نے جنگ زیادہ تر قرضوں پر لڑی تھی۔ جس کا اسے سونے کی شکل میں جنگی ہرجانہ ادا کرنا پڑا۔ اس سے سونے کے ذخائر کم ہوگئے۔ جب کہ وسائل کی کمی تھی۔ آخرکار 1923 میں جرمنی نے ادائیگی سے صاف انکار کردیا جس کے جواب میں فرانسیسیوں نے کوئلے پر قابض ہونے کے لیے اس کے اہم صنعتی علاقے روہر (Ruher) پر قبضہ کرلیا جرمنی نے اس کا جواب مجہول مدافعت سے دیا اور اندھا دھند کاغذ کی کرنسی چھاپ ڈالی۔ جب چھپا ہوا روپیہ گردش میں بہت زیادہ ہوگیا، جرمن مارک کی قیمت گرگئی۔ اپریل میں یو ایس ڈالر کی قیمت 24,000 جرمن مارک جولائی میں 3,53,000 مارک، اگست میں 46,21,000 مارک اور دسمبر تک گرکر 9,88,60,000 مارک تک آگئی، یہ شکل اربوں تک جا پہنچی۔ جوں جوں مارک کی قیمت لڑکھڑاتی گئی، اشیاء کی قیمتیں آسمان کو چھونے لگی تھیں۔ جرمنوں کی ان تصاویر نے بڑی شہرت پائی جن میں ایک ڈبل روٹی خریدنے کے لیے گاڑی بھر کرنسی جا رہی ہے، جس سے پوری دنیا کو ہمدردی ہوئی۔ یہ بحران شدید افراطِ زر (Hyperinflation) کا پھیلاؤ کہلایا جو ایک ایسی صورت ہوئی جس میں اشیاء کی قیمتیں آسمان کو چھونے لگتی ہیں۔

نئے الفاظ

ڈِپلیٹ: بہت گھٹا دینا، ختم کرڈالنا

ریپریشن: تاوان، تلافی

شکل 4: 1923 میں اجرتوں کی ادائیگی کے لیے برلن میں ٹوکریوں اور گھوڑا گاڑیوں میں لاد کر لے جاتے ہوئے کاغذ کی کرنسی جرمن مارک کی قیمت اس درجہ گرگئی کہ معمولی سی چیز کے لیے بھاری رقم ادا کرنی پڑتی تھی۔

آخر کار امریکیوں نے دخل اندازی کی اور ڈاز منصوبے کو شروع کرتے ہوئے جرمنوں پر مالی بوجھ کو کم کرنے کے لیے ہرجانے کی شرائط دوبارہ تیار کیں۔

1.3 کساد بازاری کے سال

1924 اور 1928 کے درمیان کچھ استحکام دکھائی دیا۔لیکن اس کی بنیاد کمزور تھی جرمنی کی سرمایہ کاری اور صنعتی بازیابی مکمل طور سے چھوٹی مدت کے قرضوں پر منحصر تھی جس میں زیادہ تر امریکی قرضے تھے۔ جب 1924 میں وال اسٹریٹ اسٹاک مارکیٹ نیچے آئی تو یہ حمایت بھی واپس لے لی گئی۔قیمتوں میں کمی کے خوف سے لوگوں نے اپنے حصص بیچنے کی دیوانہ وار کوششیں شروع کر دی۔صرف 24 اکتوبر کے دن ہی 13 ملین (ایک کروڑ 30 لاکھ) حصص فروخت ہوئے۔ یہ عظیم معاشی کساد بازاری کی ابتداء تھی 1929 اور 1932 کے درمیان یو ایس اے کی قومی آمدنی آدھی رہ گئی۔کارخانے بند ہو گئے۔ برآمدات نیچے آ گئیں۔کسانوں کو بری طرح نقصان ہوا اور سٹے بازوں نے بازار سے اپنا روپیہ اٹھالیا۔یو ایس معیشت میں اس سرد بازاری کے اثرات عالمی طور سے محسوس کیے گئے۔

اس معاشی بحران سے جرمن معیشت بری طرح مجروح ہوئی۔ 1932 میں 1929 کے مقابلے صنعتی پیداوار میں 40 فیصد کی کمی واقع ہوئی۔مزدوروں کو اپنی ملازمتوں سے ہاتھ دھونا پڑا یا ان کو اجرتیں گھٹا کر ادا کی گئیں۔ بیکار لوگوں کی تعداد بے مثال طور سے 60 لاکھ ہوگئی۔حالت یہ ہوگئی کہ جرمنی کی سڑکوں پر آپ لوگوں کو اپنے گلے میں لٹکائے کارڈوں کو دیکھ سکتے تھے جس پر لکھا تھا، ''کسی بھی کام کے لیے راضی'' بیکار نوجوان یا تو تاش کھیلتے رہتے تھے یا پھر گلیوں میں بیٹھے رہتے تھے یا پھر نا امیدی کی حالت میں اپنے مقامی روزگار دفتروں کے سامنے لائنوں میں کھڑے دکھائی دیتے تھے۔ جب ملازمتوں کے راستے بند ہوئے تو نوجوانوں نے مجرمانہ سرگرمیاں شروع کر دیں اور مکمل نا امیدی ایک عام بات بن کر رہ گئی۔

نئے الفاظ

وال اسٹریٹ ایکسچینج : یو ایس اے میں واقع دنیا کے سب سے بڑے حصص بازار کا نام ہے۔

معاشی بحران نے عوام کے اندر تفکرات اور خوف کا عالم پیدا کیا۔متوسط طبقات نے خاص طور سے تنخواہ دار ملازم اور پینشن یافتہ لوگوں نے اپنی بچتوں کو اس وقت گھٹتے ہوئے دیکھا جب کرنسی کی قیمت گر گئی۔ چھوٹے چھوٹے تاجروں، خود ملازموں خوردہ فروشوں کو اپنی تجارت میں اس وقت نقصان ہوا جب ان کی تجارت برباد ہوئی۔ یہ لوگ پرولیتاریت کاری سے خوف زدہ تھے۔ اُنھیں ڈر تھا کہ اگر طریقہ یہی رہا تو وہ ایک دن مزدور بن کر رہ جائیں گے یا ہو سکتا ہے کہ اُن کے پاس کوئی روزگار ہی نہ رہے۔صرف منظم کام کرنے والے ہی اپنا سر پانی سے اوپر رکھنے میں کامیاب ہو سکتے تھے۔لیکن بیکاری نے ان کی سودے بازی کی طاقت کو کمزور کر ڈالا تھا۔ بڑی تجارت پر بھی بحرانی کیفیت طاری تھی۔ کسانوں کی

شکل 5: بے گھر لوگ رات گزارنے کے لیے قطار میں کھڑے اپنی باری کا انتظار کرتے ہوئے۔

شکل 6: لائن پر سوتے ہوئے ایک بیکار آدمی۔ کساد بازاری کے دوران بیکاروں کو نہ تو اجرت کی امید تھی اور نہ سر چھپانے کی جگہ کی سرد راتوں میں چھت کے نیچے سر چھپانے کی ضرورت ہوتی تھی تو ان کو اس طرح سونا پڑتا تھا۔

© NCERT not to be republished

ایک بڑی تعداد زراعتی پیداوار کی قیمتوں میں تیزی سے گراوٹ کی وجہ سے متاثر تھی۔ نوجوانوں کو اپنا مستقبل تاریک دکھائی دے رہا تھا۔ وہ عورتیں جو اپنے بچوں کا پیٹ بھرنے میں ناکام تھیں، نا امیدی کے احساس میں مبتلا تھیں۔

وائمار ری پبلک کی سیاسی حالت بھی نازک تھی۔ وائمار کے آئین میں چند موروثی خامیاں تھیں جس نے اس کو غیر مستحکم اور تاناشاہی کے تئیں غیر محفوظ بنا دیا۔ ایک نسبتی نمائندگی کا اصول بھی موجود تھا۔ اُس اُصول کی وجہ سے کسی بھی ایک پارٹی کے لیے اکثریت حاصل کرنا لگ بھگ ناممکن تھا۔ ان حالات میں مخلوط حکومت برسرِ اقتدار آتی تھی۔ دوسری کمزوری دفعہ 48 تھی جس نے صدر کو ہنگامی حالات نافذ کرنے شہری حقوق ملتوی کرنے اور فرمان کے ذریعہ حکومت چلانے کے اختیار دیئے تھے۔ اپنی مختصر سی زندگی میں وائمار ری پبلک نے بیس مختلف کابینائیں دیکھیں جن کی اوسطاً مدت 239 دن تھی اور ساتھ ہی دفعہ 48 کا استعمال بڑی فراخدلی سے ہوا۔ لیکن اس کے باوجود بحرانی کیفیت کو روکا نہ جا سکا۔ جمہوری پارلیمانی نظام سے عوام کا بھروسہ اٹھ گیا جس کے سامنے نئے مسائل کا کوئی حل موجود نہ تھا۔

نئے الفاظ

پرولتیسرینائزیشن محنت کش طبقہ کی سطح تک پہنچ جانا

2 ہٹلر کا اقتدار پر قبضہ

معیشت، نظامِ ریاست اور سماج میں آئے بحران نے ہٹلر کو اقتدار پر قابض ہونے کا موقع فراہم کیا۔ آسٹریا میں 1889 میں پیدا ہوئے ہٹلر نے جوانی کا زمانہ غربت میں گزارا۔ جب پہلی عالمی جنگ چھڑی تو اس نے اپنا نام فوج میں درج کروایا۔ محاذ جنگ میں پیغام رسانی کا کام کیا جس کے بعد وہ کارپورل بنا اور اپنی بہادری کے لیے تمغے حاصل کیے۔ جرمنی کی ہار سے وہ خوف زدہ ہو گیا اور ورسائے معاہدہ نے اسکو آگ بگولہ کر دیا۔ 1919 میں وہ ایک چھوٹے سے گروہ میں شامل ہوا جس کا نام جرمن ورکرز پارٹی (German Worker's Party) تھا۔ اس نے قدم آگے بڑھاتے ہوئے اس تنظیم کی رہنمائی اور اس کا نیا نام نیشنل سوشلسٹ جرمن ورکرز پارٹی رکھا۔ یہی پارٹی ناتسی پارٹی کے نام سے مشہور ہوئی۔

1923 میں اس نے بویریا (Bavaria) پر قبضہ کرنے، برلن تک مارچ کرنے اور اقتدار پر قبضہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ وہ اپنے اس منصوبے میں ناکام رہا۔ اس لیے گرفتار ہو کر غداری کے الزام میں اس پر مقدمہ چلا اور اس کے بعد اسے رہا کر دیا گیا۔ 1930 کے ابتدائی دہے تک ناتسی عوامی حمایت سے محروم رہے۔ لیکن عظیم کساد بازاری کے زمانے میں ناتسی ازم ایک عوامی تحریک بن کر ابھرا۔ جیسا کہ ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ 1929 کے بعد بینک لڑکھڑا گئے، تجارت بند ہو گئی، کام کرنے والے اپنی ملازمتوں سے ہاتھ دھو بیٹھے اور متوسط طبقہ مفلسی اور محرومی کا شکار ہوا۔ ان حالات میں ناتسی پروپیگنڈے کی جوشیلی زبان نے ایک بہتر مستقبل کی امیدیں پیدا کر دیں۔ 1928 میں ناتسی پارٹی نے جرمن پارلیمنٹ (رائخ ٹاگ) میں 2.6 فیصد سے زیادہ ووٹ حاصل نہیں کیے۔ 1932 تک یہ 37 فیصد ووٹ حاصل کر کے جرمنی کی سب سے بڑی طاقت بن چکی تھی۔

شکل 7: نومبر 1938 میں پارٹی کانگریس میں ہٹلر کا خیر مقدم۔

نئے الفاظ

پروپیگنڈا: ایک ایسا مخصوص پیغام جس کا مقصد لوگوں کی ایک رائے پر براہِ راست اثر ڈالتا ہو (پوسٹر، فلموں اور تصاویر وغیرہ کے ذریعہ)

© NCERT not to be republished

شکل 8: نیورمبرگ کی ریلی، 1936، اس طرح کی ریلیاں ہر سال ہوتی تھیں۔ جب ہٹلر مختلف تنظیموں کے سامنے سے گزرتا تھا تو نازی اقتدار کے مظاہرے ایک اہم پہلو تھا، وہ اس کے تحت اپنی وفاداری کی قسم کھاتے اور اس کی تقاریر سنتے تھے۔

ہٹلر ایک بہترین مقرر تھا۔ تقریر کے دوران اس کے جذبات اور الفاظ نے عوامی ہمدردی حاصل کی۔ اس نے ایک مضبوط قوم بنانے، معاہدہ ورسائے کی بے انصافی کو مٹانے اور جرمن عوام کے کھوئے وقار کو واپس لانے کا وعدہ کیا۔ اس نے کام کی تلاش میں مارے مارے پھرتے نوجوانوں سے ملازمت اور ان کے لیے ایک محفوظ مستقبل کا وعدہ کیا۔ اس نے جرمنی کے خلاف تمام غیر ملکی اثرات اور تمام غیر ملکی ''سازشوں'' کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا وعدہ کیا۔

ہٹلر نے سیاست کے ایک نئے طریقے کی ایجاد کی۔ وہ عوام کو حرکت میں لانے میں رسوم اور مظاہرے کی اہمیت کو بخوبی جانتا تھا۔ نازیوں نے اس کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے ہٹلر کے لیے حمایت حاصل

شکل 9: ایس اے اور ایس ایس کو مخاطب کرتے ہوئے ہٹلر
لوگوں کی پھیلی ہوئی اور سیدھی قطاروں کو غور سے دیکھیے۔ ایسی تصاویر کا مقصد نازی تحریک کی شان و شوکت اور طاقت کا مظاہرہ تھا۔

کرنے اور لوگوں میں اتحاد کا احساس جاگزیں کرنے کے لیے بھاری بھرکم ریلیوں اور عوامی اجلاس کا انعقاد کیا۔ سواستک نشان لگے جھنڈے نازی طرز سلامی اور تقاریر کے بعد داد تحسین کے مخصوص طریقے، طاقت کے اس شاندار نظارے کا حصہ تھے۔

نازی پروپگنڈے نے بڑی مہارت سے ہٹلر کو ایک مسیحا کی شکل میں پیش کیا، ایک ایسے شخص کی شکل میں جو لوگوں کو ان کی پریشانیوں سے نجات دلانے کے لیے آیا تھا۔ یہ ایک ایسی شبیہ ہے جس نے ان لوگوں کو متاثر کیا جن کا وقار اور فخر کا جذبہ مجروح ہو چکا تھا اور جو نہایت شدید قسم کے معاشی اور سیاسی بحران میں زندگی گزار رہے تھے۔

© NCERT not to be republished

2.1: جمہوریت کا قتل

30 جنوری 1933 کوصدر ہنڈن برگ نے ہٹلر کو چانسلر کا عہدہ پیش کیا جو کہ وزراء کی کابینہ میں بلند ترین مقام تھا۔ اب تک نازسی قدامت پسندوں کو اپنی مقصد برآوری کے لیے تیار کر چکے تھے۔ اپنے ہاتھ میں اقتدار لے کر ہٹلر جمہوری حکومت کو مٹانے کے لیے تیار ہو چکا تھا۔ ایک پراسرار آگ نے جوفروری میں جرمن پارلیمنٹ کی عمارت میں لگی، اس کی چال کو کامیاب بنانے میں مدد کی۔ 28 فروری 1933 کے ''آگ فرمان'' (Fire Decree) کے تحت تقریر پریس اور جلسہ کرنے جیسے شہری حقوق کو غیر متعینہ مدت کے لیے ملتوی کر دیا گیا جن کی گارنٹی وائمار آئین نے دی تھی۔ اس کے بعد اس نے اپنے سب سے بڑے دشمن کمیونسٹوں کی جانب اپنا رخ کیا۔ جن میں زیادہ تر حریف، نئے قائم کیے گئے کنسنٹریشن کیمپوں میں بھیج دیے گئے۔ کمیونسٹوں کی بیخ کنی بڑی سختی سے کی گئی۔ 5 لاکھ کی آبادی والے چھوٹے سے شہر ڈیوسلڈراف کے گرفتار شدہ میں باقی بچے 6,808 میں سے 1440 تنہا کمیونسٹ تھے۔ تاہم یہ صرف 52 قسم کے مظلوم گروپوں میں سے ایک تھے جن کو نازیوں نے پورے ملک میں موت کے گھاٹ اتارا تھا۔

3 مارچ 1933 کو مشہور اقتدار سونپنے کا ایکٹ (Enabling Act) پاس ہوا۔ اس قانون کے تحت جرمنی میں آمرانہ حکومت قائم ہوئی۔ اس قانون نے ہٹلر کو پارلیمنٹ کو نظر انداز کرنے اور فرمان کے ذریعہ حکومت کرنے کے اختیارات سونپ دیے۔ نازسی پارٹی اور اس سے ملحق تنظیموں کو چھوڑ کر تمام سیاسی پارٹیاں اور ٹریڈ یونینوں کو ممنوع قرار دیا گیا۔ معیشت، میڈیا، فوج اور عدلیہ پر ریاست کا مکمل کنٹرول قائم ہوا۔ پورے سماجی نظام کو کنٹرول کرنے کے لیے نازسیوں نے اپنے حساب سے نگرانی جاری رکھی اور محافظ فوج بنائی۔ ہری وردی والی باقاعدہ پولیس اور ایس اے یا دھاوا بولنے والے جتھے (Storm Troopers) کے علاوہ ان میں گیستاپو (خفیہ ریاستی پولیس)، ایس ایس (فواجداری پولیس) اور سیکورٹی سروس (ایس ڈی) شامل تھیں۔ اس نئی منظّم فوج کا آئین سے الگ ہٹ کر بھی اختیار تھا جس نے نازسی ریاست کو سب سے زیادہ خوفناک جرائم پیشہ ریاست کے طور پر شہرت دلائی۔ اب لوگوں کو گستاپو کے ذریعہ قائم کیے گئے ایذا رسانی کے چیمبرس میں بند کیا جا سکتا تھا۔ کنسنٹریشن کیمپوں میں گھیر کر لایا جا سکتا تھا۔ اپنی مرضی سے کسی بھی دوسرے مقام پر لے جایا جا سکتا تھا اور کوئی بھی قانونی طریقہ اختیار کیے بغیر گرفتار کیا جا سکتا تھا۔ اس پولیس فورس کو بے خوف ہو کر کام کرنے کے اختیارات حاصل تھے۔

2.2 تعمیر نو

ہٹلر نے معاشی بازیافت کی ذمہ داری ماہر معاشیات حیالمار شاخت (Hjalmar Schacht) کو سونپی جس کا مقصد ریاستی امداد یافتہ روزگار پروگرام کے ذریعہ پوری پیداوار اور سب کے لیے ملازمت مہیا کرنا تھا۔ اسی پروجیکٹ کے تحت مشہور ''سپر شاہراہیں اور عوامی کار واکس ویگن'' بنائی گئیں۔

نئے الفاظ

کنسنٹریشن کیمپ: ایک ایسا کیمپ جہاں کسی مناسب قانونی طریقۂ کار کے بغیر سماج سے علیحدہ ڈال کر انھیں قید کیا جاتا تھا اس کیمپ کے چاروں طرف بجلی دوڑتے تاروں سے حصار کیا جاتا تھا۔ یہاں قیدیوں کے ساتھ غیر انسانی اور ظالمانہ برتاؤ کیا جاتا تھا۔

© NCERT not to be republished

ہٹلر کو خارجہ پالیسی میں بھی بڑی تیزی سے کامیابی ملی۔ 1933 میں وہ انجمن اقوام (League of Nations) سے باہر آ گیا، 1936 میں رائن لینڈ پر دوبارہ قبضہ کر لیا اور ایک نعرے "**ایک قوم، ایک سلطنت اور ایک رہنما**" کے تحت 1938 میں آسٹریا کا الحاق جرمنی سے کر لیا۔ اس کے بعد اس نے چیکوسلواکیہ سے جرمن بولنے والے سوڈن ٹن لینڈ (Sudentenland) کے لیے محاذ آرائی شروع کی اور پورے ملک ہی کو ہڑپ کر لیا۔ اپنی ان تمام کارروائیوں میں اس کو انگلینڈ کی خاموش حمایت حاصل تھی جس کا خیال تھا کہ ورسائے کا فیصلہ نہایت سخت تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ ملک کے اندر اور پھر باہر تیزی سے حاصل کی ہوئی ان کامیابیوں نے جرمنی کی تقدیر ہی بدل کر رکھ دی تھی۔

شکل 10: پوسٹر اعلان کرتا ہے "آپ کی واکس ویگن" (Volks Wagen) ایسے پوسٹر یہ خیال پیش کرتے تھے کہ ایک معمولی مزدور کے لیے کار رکھنا اب صرف ایک خواب نہ تھا۔

تاہم، ہٹلر اس مقام تک پہنچ کر بھی نہیں رکا۔ شاخت (Schacht) نے افواج کو دوبارہ مسلح کرنے کے لیے بڑا سرمایہ لگانے کے خلاف ہٹلر کو صلاح دی تھی کیونکہ ریاست اب بھی خسارے کی سرمایہ کاری پر چل رہی تھی۔ تاہم نازی جرمنی میں محتاط اور عاقبت اندیش لوگوں کے لیے کوئی گنجائش نہ تھی اس لیے شاخت کو اپنا عہدہ چھوڑنا پڑا۔ سر پر منڈلاتے معاشی بحران سے باہر آنے کے لیے ہٹلر نے جنگ کا راستہ اختیار کیا۔ اب علاقوں کی توسیع کے ذریعہ وسائل اکٹھا کرنے کا راستہ کھلا تھا۔ ستمبر 1939 میں جرمنی نے پولینڈ پر حملہ کر دیا۔ اس کی وجہ سے فرانس اور انگلینڈ نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ ستمبر 1940 میں جرمنی نے اٹلی اور جاپان کے ساتھ معاہدے پر دستخط کیے۔ اس معاہدے سے بین الاقوامی برادری میں ہٹلر کا دعویٰ اور بھی زیادہ مضبوط ہو گیا۔ یورپ کے ایک بڑے حصے میں نازی جرمنی کی حامی کٹھ پتلی حکومتیں قائم کی گئیں۔ 1940 کے آخر تک ہٹلر اپنے اقتدار کی بلندیوں کو چھو چکا تھا۔

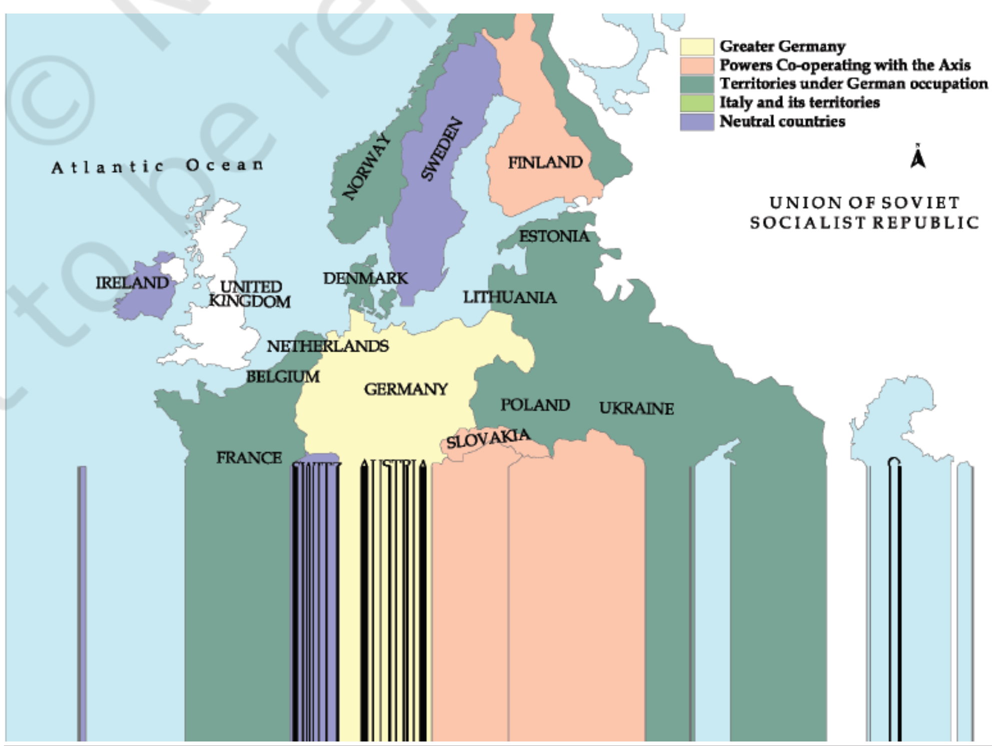

شکل 11: (نقشہ): نازی اقتدار کی توسیع، یورپ 1942

© NCERT not to be republished

اب ہٹلر مشرقی یوروپ کو فتح کرنے کا طویل المدتی مقصد حاصل کرنے کے لیے آگے بڑھا۔ وہ جرمن عوام کے لیے غذائی رسد اور رہنے کی جگہ کو یقینی بنانا چاہتا تھا۔ اس نے جون 1941 میں سوویت یونین پر حملہ کر دیا۔ اس تاریخی فاش غلطی میں ہٹلر نے جرمنی کے مغربی محاذ کو برٹش ہوائی حملوں اور مشرقی محاذ کو بڑھتی ہوئی سوویت طاقتور افواج کے لیے کھلا چھوڑ دیا۔ سرخ افواج نے اسٹالن گراڈ کے مقام پر جرمنی کو کراری اور شرمناک شکست دی۔ جس کے بعد سوویت سرخ افواج نے واپس لوٹتے جرمن فوجیوں کا تعاقب کیا۔ یہاں تک کہ وہ برلن کے قلب تک جا پہنچیں جس کے بعد آدھی صدی تک پورے مشرقی یوروپ پر سوویت تسلط قائم رہا۔

اسی دوران یو ایس اے نے خود کو جنگ میں شامل ہونے سے روکے رکھا تھا۔ وہ پہلی عالمی جنگ سے پیدا شدہ تمام معاشی مسائل کا دوبارہ سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن وہ بھی زیادہ مدت تک جنگ سے باہر نہ رہ سکا۔ جاپان مشرق کی جانب اپنی طاقت کی توسیع کر رہا تھا۔ وہ فرانسیسی انڈو چائنا پر بھی قابض ہو چکا تھا اور بحرالکاہل میں واقع یو ایس بحری اڈے پر حملہ کا منصوبہ بنا رہا تھا۔ جب جاپان نے ہٹلر کی حمایت کی اور پرل ہاربر پر واقع امریکی بحری بیڑے پر ہوائی حملہ کیا تو وہ بھی دوسری عالمی جنگ میں شامل ہو گیا۔ آخر کار مئی 1945 میں ہٹلر کی ہار ہوئی اور امریکہ کے ذریعہ اگست 1945 میں جاپان میں شہر ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرانے کے ساتھ جنگ ختم ہو گئی۔

دوسری عالمی جنگ کے مختصر بیان کے بعد اب ہم ہیلمیتھ اور اس کے باپ کی کہانی کی جانب لوٹتے ہیں جو جنگ کے دوران نازی جرائم کی ایک کہانی ہے۔

The Hindustan Times

Iron Rule In Germany
HITLER REGIME
The Silencing Opposition
NEW EMERGENCY DECREE

HITLER REPORTED DEAD

شکل 12: ہندوستان میں اخبارات نے جرمنی کے واقعات پر خبریں چھاپیں۔

3 ناتسی عالمی تصور

ناتسیوں نے جو جرم کیے اس کا تعلق خاص طرح کے عقیدوں اور طور طریقوں سے تھا۔ ناتسی نظریہ ہٹلر کے عالمی تصور کے مترادف تھا۔ اس تصور کے مطابق انسانوں میں کوئی مساوات نہیں ہے بلکہ ان میں صرف نسلی حفظِ مراتب ہے اس تصور کے مطابق بلانڈ، سنہرے بالوں اور نیلی آنکھوں والے نارڈی (ایک مخصوص نسل) جرمن آریہ سب سے اعلیٰ نسل کے تسلیم کیے گئے جب کہ یہودیوں کو سب سے نچلے درجے میں رکھا گیا۔ ان کو نسل مخالف اور آریوں کا سب سے بڑا دشمن مانا گیا۔ بقیہ تمام رنگ دار اقوام کو ان کی بیرونی شکل وصورت کی بنیاد پر درمیان میں رکھا گیا۔ ہٹلر نے نسل پرستی کا نظریہ چارلس ڈارون اور ہربرٹ اسپنسر جیسے مفکرین سے مستعار لیا تھا۔ ڈارون ایک ایسا قدرتی سائنس داں تھا جس نے ارتقا کے تصور اور قدرتی انتخاب کے تصور کے ذریعہ پودوں اور جانوروں کی تخلیق کو واضح کرنے کی کوشش کی تھی۔ ہربرٹ اسپنسر نے اس کے بعد بقائے انسب (Survival of the Fittest) کا نظریہ بھی جوڑ دیا۔ اس نظریہ کے مطابق زمین پر صرف وہی انواع باقی رہتی ہیں جو آب وہوائی حالات کے مطابق خود کو ڈھال لیتی ہیں۔ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ ڈارون نے انتخاب کے قدرتی عمل میں انسانی دخل اندازی کی کبھی وکالت نہیں کی۔ تاہم مفتوحہ اقوام پر شہنشاہی حکمرانی کو حق بجانب ماننے کے لیے نسل پرست مفکرین اور سیاست دانوں نے اس کے نظریات کو اپنا لیا۔ ناتسیوں کی دلیلیں سادہ تھیں۔ طاقتور ترین نسل باقی رہے گی اور کمزور فنا ہو جائیں گی۔ آریہ نسل اعلیٰ ترین نسل تھی اس کو اپنے خالص پن کو برقرار رکھنا ہوگا۔ زیادہ مضبوط ہونا پڑے گا اور دنیا پر غلبہ قائم کرنا ہوگا۔

ہٹلر کے نظریے کا دوسرا پہلو لیبنس راؤم (Lebensraum) یا رہنے کے لیے جگہ کے ارضیاتی سیاسی تصور سے وابستہ تھا۔ اس کا خیال تھا کہ آبادکاری کے لیے علاقے حاصل کرنا ضروری تھا اس سے مادر وطن کا رقبہ بھی بڑھے گا، اور نئے علاقوں میں جا کر بسنے والوں کو اپنی اصل سرزمین کے ساتھ گہرے تعلقات بنائے رکھنے میں مشکل بھی پیش نہیں آئے گی۔ اس سے جرمن قوم کے مادی وسائل اور طاقت بھی بڑھے گی۔ ایک ہی جگہ پر جغرافیائی طور سے تمام جرمنوں کو مرکوز کرنے کے لیے ہٹلر نے مشرق کی جانب بڑھتے ہوئے جرمن سرحدوں کو بڑھانے کا ارادہ کیا۔ اس تجربے کے لیے پولینڈ کو تجربہ گاہ بنایا۔

3.1 نسلی ریاست کا قیام

اقتدار میں آنے کے بعد وسیع تر سلطنت میں خالص جرمنوں کی ایک مخصوص نسلی قوم بنانے کے اپنے خواب کو پورا کرنے کے لیے ناتسیوں نے ان تمام لوگوں کا صفایا شروع کیا جو ناپسندیدہ سمجھے جاتے تھے۔ ناتسی صرف ''خالص اور صحت مند نارڈی آریوں کا سماج بنانا چاہتے تھے۔ تنہا ان ہی کو پسندیدہ، سمجھا گیا۔ صرف ان ہی کو خوش حال بننے اور ترقی کرنے کا اہل سمجھا گیا اور ان تمام لوگوں کے برخلاف جن کی درجہ بندی ''ناپسندیدہ'' اقوام میں کی گئی تھی، اپنی تعداد بڑھانے کا اہل سمجھا گیا۔ اس کا یہ مطلب تھا کہ ان جرمنوں کو بھی جنہیں غیر خالص یا ابنارمل سمجھا گیا، زندہ رہنے کا حق نہیں تھا۔ یوتھینیسیا پروگرام کے تحت بہت سے

ماخذ A

''کیونکہ یہ زمین نہ تو کسی کو دی گئی ہے اور نہ کسی کو تحفے کے طور پر ملی ہے۔ یہ تو صرف قسمت نے ان لوگوں کو انعام میں دی ہے جن کے دلوں میں اس کو فتح کرنے کی ہمت اور اس پر ہل چلانے کی جسمانی طاقت ہے۔ دنیا کا ابتدائی حق زندہ رہنے کا حق ہے بشرطیکہ اسے بنائے رکھنے کی قوت ہو۔ اس لیے اس حق کی بنیاد پر، آبادی کے سائز کے مطابق کسی علاقے کو حاصل کرنا اس قوم کی توانائی پر منحصر ہوتا ہے۔''

ہٹلر، سیکرٹ بک، (ایڈیٹر ٹلفورڈ ٹیلر)

ماخذ B

''اِس دور میں جب کہ دنیا بتدریج مملکتوں میں تقسیم کی جا رہی ہے، کچھ مما لک تو ایسے ہیں جنہوں نے پورے کے پورے براعظموں پر قبضہ کر رکھا ہے، ہم تشکیل کے ایسے تعلق میں ایک ایسی عالمی طاقت کی بات نہیں کر سکتے جس کے اصل سیاسی محافظ ملک کا بے تکا رقبہ صرف پانچ سو مربع کلومیٹر تک محدود ہے۔''

ہٹلر، مین کیمف صفحہ 644

سرگرمی

ماخذ 'A' اور 'B' پڑھیں

یہ ہٹلر کے سامراجی منصوبوں کے بارے میں کیا بتاتے ہیں؟

آپ کے خیال میں مہاتما گاندھی ہٹلر سے ان خیالات کے بارے میں کیا کہتے؟

نئے الفاظ

نارڈی جرمن آریہ:

ان لوگوں کی ایک شاخ جن کی درجہ بندی آریوں میں کی گئی تھی، اُن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ شمالی یوروپی مما لک کے باشندے تھے اور یہ جرمن یا متعلقہ اصل سے تھے۔

© NCERT not to be republished

شکل 13: 1943-1944 میں پولیس جپسی جماعت کے ساتھ جو آشوِتس کی طرف ملک بدر کیے جا رہے ہیں

دوسرے نازی افسران کے ساتھ مل کر ہیلمیتھ کے باپ نے ایسے بے شمار جرمنوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا جنھیں ذہنی یا جسمانی طور سے نارمل نہیں سمجھا گیا تھا۔

تنہا یہودی قوم ہی کی درجہ بندی ناپسندیدہ لوگوں کی حیثیت سے نہیں کی گئی تھی۔ اس زمرے میں متعدد دوسری اقوام بھی شامل تھیں۔ نازی جرمنی میں رہنے والے جپسیوں (خانہ بدوش) اور سیاہ فام لوگوں کو نسلی طور پر گھٹیا مانا گیا جن کی وجہ سے برتر آریائی نسل کے خون میں ملاوٹ کا خطرہ تھا اُن پر بے شمار ظلم وستم ڈھائے گئے۔ روسیوں اور پولینڈ کے باشندوں کو بھی تحت الانسان (انسان سے کم درجے کا) سمجھا گیا، اس لیے وہ انسانی ہمدردی کے اہل نہ تھے۔ جب جرمنوں نے پولینڈ اور روس کے کچھ حصوں پر قبضہ کیا تو مقامی لوگوں کو خوفناک حالات میں غلام مزدور کی حیثیت سے کام کرنے پر مجبور کیا گیا۔ ان میں سے بہت سے لوگ سخت کام اور بھوک کی وجہ سے مر گئے۔

نازی جرمنی میں سب سے زیادہ مظالم یہودیوں پر ہوئے۔ یہودیوں کے خلاف نازی نفرت کی ایک وجہ اُن کے خلاف پہلے سے چلی آ رہی عیسائیوں کی روایتی نفرت تھی۔ عیسائی یہودیوں پر حضرت عیسیٰ کو قتل کرنے والے مذہبی قاتل اور سود خوروں کا الزام عائد کرتے آ رہے تھے۔ عہد وسطیٰ تک یہودیوں کے لیے زمینی ملکیت رکھنا ممنوع تھا۔ ان کی بقا صرف تجارت اور سودی کاروبار کی بنیاد پر ممکن ہو سکی۔ وہ باقی سماج سے الگ بستی میں رہتے تھے جو گھیٹو (Ghetto) یعنی یہودی باڑے کہلاتے تھے۔ وقتاً فوقتاً اُن پر منظم تشدد اور اُن کی زمینوں سے بے دخلی کی مہمیں چلائی جاتی تھیں۔ تاہم یہودیوں کے خلاف ہٹلر کی نفرت نسل کے مصنوعی سائنسی اصولوں پر مبنی تھی جس کے مطابق تبدیلی مذہب یہودی مسئلے کا کوئی حل نہ تھا۔ اس کا حل صرف ان کے کلی اخراج میں تھا۔

1933 سے لے کر 1938 تک یہودیوں کو ملک چھوڑنے پر مجبور کرنے کے لیے خوفزدہ کیا گیا۔ قلاش و نادار بنایا گیا اور الگ تھلگ کر دیا گیا۔ اگلا مرحلہ 1939-45 تک کا آیا جس کا مقصد اُن کو مخصوص علاقوں میں جمع کرنا تھا اور بالآخران کو پولینڈ میں واقع گیس چیمبرس میں مار ڈالنا تھا۔

نئے الفاظ

جپسی: وہ جماعت جس کی شناخت جپسی کی حیسیت سے کی گئی، یہ اپنی کمیونیٹی کی شناخت رکھتے ہیں، سنٹی اور روما اس طرح کی کمیونیٹی تھی۔ ان میں اکثر کا پتہ ہندوستانی نسل سے لگتا ہے۔

پاپراٹزڈ: جس کو انتہائی درجے کا غریب بنا دیا گیا ہو۔

پرسی کیوشن: باقاعدہ اور منظّم سزا ان لوگوں کو جو کسی جماعت یا مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔

یوزرر۔ بہت زیادہ سود کھانے والے ساہوکار کے لیے اکثر یہ لفظ گالی کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

3.2 نسلی یوٹوپیا (خیالی آدرش نظام) (The Racial Utopia)

نازیوں نے جنگ کے سایے میں اپنے قاتلانہ نسلی آدرش کو عملی جامہ پہنانا شروع کیا۔ اس طرح نسل کشی اور جنگ ایک ہی سکے کے دو رخ بن گئے۔ مقبوضہ پولینڈ کو بانٹ دیا گیا۔ شمال مغربی پولینڈ کے زیادہ تر حصے کا الحاق جرمنی کے ساتھ کر دیا گیا۔ پولینڈ کے باشندوں کو اپنے گھر اور جائیداد چھوڑنے پر مجبور کیا گیا اور اُن پر مقبوضہ یوروپ سے لائے گئے نسلی جرمنوں نے قبضہ جما لیا۔ اس کے بعد پولینڈ کے باشندوں کو مویشیوں کی طرح ہانک کر ایک ایسے حصے میں لے جایا گیا جس کو جنرل گورنمنٹ کہتے تھے اور جو نازی سلطنت کے تمام ناپسندیدہ لوگوں کی منزل تھی۔ پولینڈ کے تعلیم یافتہ طبقے کے افراد کی ایک بڑی تعداد کو قتل کر دیا گیا۔ تاکہ وہ قوم ذہنی اور روحانی طور سے غلام بنی رہے۔ آریہ جیسے دکھائی

دینے والے پولینڈ کے بچوں کواُن کی ماؤں سے چھین کر جانچ کے لیے نسلی ماہرین کے حوالے کیا گیا۔ اگرانہوں نے نسلی ٹسٹ پاس کر لیے تو ان کی پرورش جرمن گھرانوں میں کی گئی۔ صورت حال اس کے برعکس ہونے پر ان کو یتیم خانوں میں ڈالا گیا جہاں زیادہ تر تعداد مرگئی۔ جنرل گورنمنٹ یہودیوں کے لیے ایک قتل گاہ تھی۔ زیادہ تر بڑے گھیٹو اور گیس چیمبرس اسی کے تحت تھے۔

سرگرمی

اگلے دو صفحات دیکھئے اور مختصراً لکھئے:

- آپ کے خیال میں شہریت کا کیا مطلب ہے؟ پہلے اور تیسرے ابواب پر نظر ڈالئے اور 200 الفاظ میں بیان کیجئے کہ فرانسیسی انقلاب اور نازی ازم نے شہریت کی تشریح کس طرح کی ہے؟
- نازی جرمنی میں ناپسندیدہ لوگوں پر نورمبرگ قوانین کا کیا اثر ہوا۔ ان کو ناپسندیدہ بنانے کے لیے ان کے خلاف کون سے اقدامات کیے گئے؟

شکل 14: یہودیوں کو موت کے کمروں تک لے جانے کے لیے استعمال ہونے والی یہ ایک مال بردار کار ہے۔

موت تک کے مراحل

پہلا مرحلہ: انخلا 39-1933

تم کو ہمارے درمیان شہری کی حیثیت سے رہنے کا حق نہیں ہے۔

ستمبر 1935 کے شہریت کے نورمبرگ قوانین:

1. آج کے بعد جرمن یا متعلقہ خون سے وابستہ لوگ ہی صرف جرمن سلطنت کے تحفظ میں جرمن شہری ہوں گے۔
2. یہودی اور جرمنوں کے درمیان شادیاں ممنوع قرار دی گئیں۔
3. یہودیوں اور جرمنوں میں غیر شادی شدہ تعلقات جرم مانے گئے۔
4. یہودیوں کے لیے قومی جھنڈا لگانا ممنوع ہوا۔

دوسرے قانونی اقدامات میں درج ذیل شامل تھے:

- یہودی تجارت کا بائیکاٹ
- سرکاری ملازمتوں سے اخراج
- ان کی جائیدادوں کی جبراً ضبطی اور فروخت

اس کے علاوہ نومبر، 1938 میں ایک منظّم حملے میں یہودیوں کی جائیدادوں کو نقصان پہنچایا گیا ان پر حملہ کیا گیا۔ ان کی سنا گاگوں (یہودی عبادت گاہ) کو جلا ڈالا گیا۔ مردوں کو گرفتار کیا گیا۔ اس واقعہ کو 'دی نائٹ آف بروکن گلاس' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

شکل 16: پارک میں رکھی بینچ پر اعلان ہے، ''یہ صرف آریاؤں کے لیے''

نئے الفاظ

سنا گاگ: (Synagogue) یہودی مذہب پر عقیدہ رکھنے والوں کی عبادت گاہ

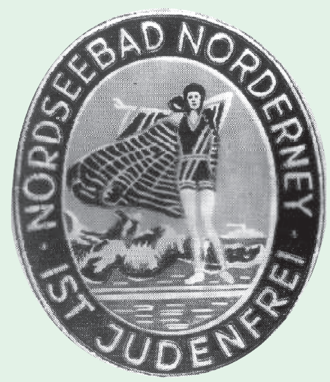

شکل 15: یہ نشان بتاتا ہے کہ نارتھ سی نہانے کی تفریح گاہ یہودیوں سے پاک کر دی گئی ہے۔

شکل 17: میرے پاس فروخت کے لیے بس یہی کچھ باقی بچا ہے۔ گھیٹوں میں مردوں اور عورتوں کے پاس اپنے گزارے کے لیے کچھ بھی نہ چھوڑا گیا۔

دوسرا مرحلہ یہودی باڑوں میں قید کرنا 44-1940

تم کو ہمارے درمیان رہنے کا حق نہیں ہے

ستمبر 1941 سے تمام یہودیوں کو سینے پر ایک پیلا داؤدی ستارہ (Star of David) لگانا پڑا۔ ان کی شناخت کا یہ نشان ان کے پاسپورٹوں، عام قانونی دستاویزات اور مکانوں پر لگا دیا گیا۔ ان کو جرمنی کے اندر مخصوص گھروں میں اور مشرق میں لوڈز اور وارسا میں رکھا گیا۔ یہ بے حد تکالیف اور غربت کے مقامات تھے۔ گھیٹو میں داخل ہونے سے پہلے یہودیوں کو اپنی تمام دولت کو سونپنا پڑا جلد ہی تمام گھیٹو محرومی اور صحت وصفائی کی کمی کی وجہ سے بھوک، فاقہ کشی اور بیماریوں سے بھر گئے۔

© NCERT not to be republished

تیسرا مرحلہ 1941 کے بعد مکمل خاتمہ

تم کو زندہ رہنے کا حق نہیں ہے

شکل 18: فرار ہونے کی کوشش میں مارا گیا قیدی۔ کنسنٹریشن کیمپوں کے چاروں طرف بجلی کے تاروں کا حصار تھا۔

شکل 19: گیس چیمبر کے باہر کپڑوں کا ڈھیر۔

پورے یوروپ سے یہودی، یہودی گھروں، اجتماعی کیمپوں اور گھیٹوں سے بذریعہ مال گاڑی موت کے کارخانوں میں لائے گئے۔ پولینڈ اور مشرق میں دوسرے مقامات پر خاص طور سے بیل زیک، آؤشوتز، سابی بور، ترے بلنکا، چیلمنو اور مائیدا اینک سے لا کر گیس چیمبروں میں جلا کر راکھ کر دیے گئے۔ سائنسی طریقہ کار کی مدد سے چند منٹوں میں بڑی تعداد میں مار ڈالے گئے۔

شکل 20: ایک کنسنٹریشن کیمپ کا منظر۔

شکل 21: ایک کنسنٹریشن کیمپ۔ کیمرہ موت کے میدان کو بھی حسین بنا سکتا ہے۔

شکل 22: ''آخری حل'' (Final Solution) سے پہلے قیدیوں سے لیے گئے جوتے۔

not to be republished

4 نازی جرمنی میں نوجوان

ہٹلر کو ملک کے نوجوانوں سے جنون کی حد تک دلچسپی تھی۔ اس کو اس کا احساس تھا کہ نازی نظریہ کے تحت ہی بچوں کی پرورش کے ذریعہ ایک طاقتور نازی سماج قائم کیا جاسکتا تھا۔ اس کے لیے اسکول کے اندر اور اسکول سے باہر بچے پر کنٹرول رکھنے کی ضرورت پیش آئی۔

نازی ازم کے تحت اسکولوں میں کیا ہوا؟ تمام اسکولوں کو صاف اور خالص بنایا گیا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ایسے اساتذہ جو یہودی تھے یا ''سیاسی طور سے ناقابل اعتماد'' تھے، پہلے تو ان کو اپنی ملازتوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔ پہلے بچوں کو الگ الگ کیا گیا۔ جرمن اور یہودی بچے نہ تو ایک ساتھ بیٹھ سکتے تھے اور نہ ایک ساتھ کھیل سکتے تھے۔ اس کے نتیجہ میں ''ناپسندیدہ بچے'' یہودی، سوشلسٹ، کمیونسٹ، اپاہجوں اور جپسیوں کو اسکولوں سے نکال باہر کیا گیا اور آخر میں ان کو 1940 کے دہے میں گیس چیمبرس میں منتقل کردیا گیا۔

''اچھے جرمن'' بچوں کو نازی طرز اسکول کے مراحل سے گزرنا پڑتا تھا جو نظریاتی تربیت کی ایک طویل مدت تھی۔ اسکول کی درسی کتابیں دوبارہ لکھی گئیں۔ نسل کے نازی نظریے کو حق بجانب ٹھہرانے کے لیے نسلی سائنس شروع کی گئی۔ یہاں تک کہ حساب کی کلاسوں میں یہودیوں کے بارے میں گھسے پٹے مفروضے رائج کیے گئے۔ بچوں کو ملک کا وفادار ہونا، اطاعت شعار ہونا، یہودیوں سے نفرت کرنا اور ہٹلر کو پوجنا سکھایا گیا۔ یہاں تک کہ کھیل کود کے پروگرام بھی تشدد اور بچوں میں جارحیت کے جذبہ کی پرورش کے لیے استعمال کئے گئے۔ ہٹلر کا خیال تھا کہ باکسنگ (مکے بازی) بچوں کو سخت دل، مضبوط اور جواں مرد بنا سکتی ہے۔

''نیشنل سوشلزم'' کے جذبے کے تحت جرمن جوانوں کو تعلیم دینے کی ذمہ داری نوجوان تنظیموں کو سونپی گئی۔ دس سالہ بچوں کو ینگ وولک' (Jungvolk) میں داخلہ لینا پڑتا تھا۔ 14 سال کی عمر تک تمام لڑکوں کو نازی نوجوان تنظیم (Hitler Youth) میں شامل ہونا پڑتا تھا۔ تنظیم میں رہ کر وہ جنگ کی پرستش کرنا، جارحیت اور تشدد کی عظمت بیان کرنا، جمہوریت کی ملامت کرنا، یہودیوں، کمیونسٹوں، جپسیوں اور تمام درجہ بند ناپسندیدہ طبقوں سے نفرت کرنا سیکھتے تھے۔ بے حد سخت نظریاتی اور جسمانی تربیت کے بعد وہ کام کی خدمت میں شامل ہوتے تھے جو عموماً 18 سال کی عمر سے شروع ہوتی تھی۔ اس کے بعد وہ مسلح افواج میں خدمات انجام دیتے تھے اور کسی ایک نازی تنظیم سے وابستہ ہوتے تھے۔

نازیوں کی یوتھ لیگ کا قیام ابتداء میں 1922 میں ہوا تھا۔ چار سال بعد اس کا نیا نام ہٹلر یوتھ رکھا گیا۔ نازی کنٹرول میں نوجوان تحریک کو متحد کرنے کے لیے تمام دوسری تنظیموں کو باضابطہ طریقے سے ضم کردیا گیا اور آخر میں ممنوع قرار دیا گیا۔

نئے الفاظ

ینگ وولک: نازی نوجوان تنظیم 14 سال سے کم عمر بچوں کے لیے

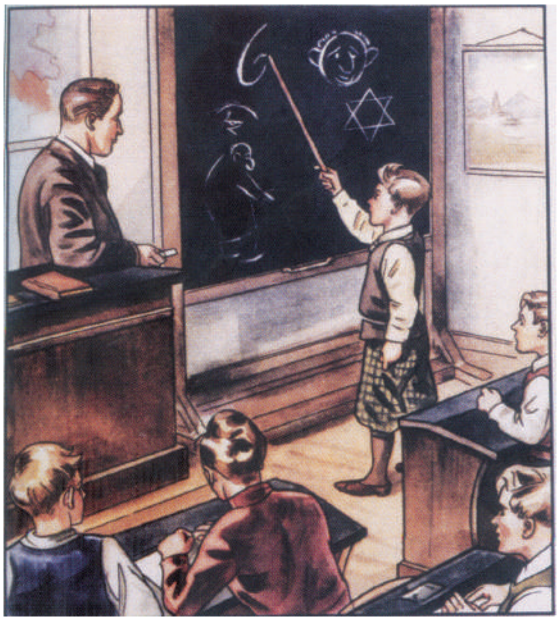

شکل 23: یہودی مخالف نسلی سبق پیش کرتے ہوئے کلاس روم کا منظر۔
عنوان: یہودی کی ناک سرے پر مڑی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ چھ کے ہندسے کی طرح دکھائی دیتی ہے۔

شکل 24: مذاق اڑاتے ہم جماعتوں کے سامنے یہودی استاد اور یہودی طلبا کا اسکول سے نکالا جانا۔
(گرین ہلتھ میں کسی یہودی پر بھروسہ نہ کرو، چھوٹے، بڑوں کے لیے ایک تصویری کتاب)، الویرا باؤار (نورمبرگ، ڈیراسٹرمر، 1936)

سرگرمی

اگر آپ اسی طرح کی کسی کلاس میں بیٹھے ہوئے ہوں تو آپ یہودیوں کے بارے میں کیا سوچتے؟

کیا آپ نے دوسرے فرقوں کے بارے میں رائج سکہ بند مفروضوں پر کبھی غور کیا؟ یہ خیالات کس طرح مقبول ہوئے؟

ماخذ C

نازی نظریہ کے تحت ایک ابتدائی تربیت کے ذریعہ چھ اور دس سال کے درمیان تمام لڑکوں کو لایا گیا۔اس تربیت کے اختتام پر ان کو ہٹلر کے تئیں وفاداری کا مندرجہ ذیل حلف لینا پڑتا تھا۔
اس بلڈ بینر کے تلے جو ہمارے فیور ہر کی نمائندگی کرتا ہے، میں قسم کھاتا ہوں کہ اپنی تمام صلاحیتوں اور قوتوں کو اپنے ملک کے مسیحا اڈالف ہٹلر کے لیے استعمال کروں گا۔ میں اس کے لیے اپنی زندگی کو نچھاور کرنے کے لیے آمادہ اور تیار ہوں، اے خدا میری مدد فرما۔
تھرڈ رائخ کا عروج وزوال: ڈبلیو شیرر

ماخذ D

جرمن لیبر فرنٹ کے سربراہ رابرٹ لے نے کہا:
بچے کی عمر تین سال ہونے پر ہم یہ کام شروع کرتے ہیں جوں ہی وہ سوچنا شروع کرتا ہے اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا جھنڈا تھما دیا جاتا ہے۔ پھر آتے ہیں اسکول، ہٹلر یوتھ اور فوجی خدمت، جب یہ مرحلہ پورا ہونے پر بھی چھٹی نہیں ملتی۔ ان کو لیبر فرنٹ اپنی تحویل میں لے لیتا ہے اور ان پر اس وقت تک قابض رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنی قبر میں نہ چلے جائیں۔ چاہے ان کو یہ پسند ہو یا نہ ہو۔

شکل 26: اپنی ماں کی گود میں جرمن نسل کا ایک بچہ جن کو آبادکاری کے لیے مقبوضہ یوروپ سے الحاق شدہ پولینڈ میں لایا جارہا ہے۔

شکل 25: وہ پسندیدہ بچے جن کی تعداد ہٹلر بڑھتی دیکھنا چاہتا تھا۔

4.1 مادریت کا نازی مسلک

نازی جرمنی میں ہر بچے کو یہ بات بار بار سمجھائی جاتی ہے کہ عورتیں بنیادی طور سے مردوں سے مختلف ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کی وہ جنگ جواب جمہوری جدوجہد کا حصہ بن چکی تھی، غلط تھی۔ یہ انداز فکر سماج کو برباد کردے گا۔ ایک طرف تو لڑکوں کو جارح، تندرست وتوانا اور مردِ آہن بننا

شکل 27: گیس میں جھلسا کر موت کے گھاٹ اتارنے کے لیے موت کے کارخانے میں پہنچتے ہوئے یہودی بچے۔

سرگرمی

شکل 23، 24، 25 دیکھیے۔ نازی جرمنی میں خود کو ایک یہودی یا پولینڈ کا باشندہ تصور کیجیے۔ یہ ستمبر 1941 کا زمانہ ہے اور داؤدی ستارہ (Star of David) پہننے کے لیے یہودیوں کو مجبور کرنے کے قانون کا اعلان بھی حال ہی میں ہوا ہے۔ اپنی زندگی کے ایک دن کا حال لکھیے۔

© NCERT not to be republished

سکھایا جاتا تھا۔ تو دوسری طرف لڑکیوں کو اچھی ماں بننا اور خاص نسل کے آریائی بچوں کی پرورش کرنے کی تعلیم دی جاتی تھی۔ ان کو خالص نسل برقرار رکھنے، یہودیوں سے دوری اختیار کرنے، گھر بار کی دیکھ بھال کرنے اور بچوں کو نازی اقدار کی تعلیم دینا سکھایا جاتا تھا۔ ان کو آریائی کلچر اور نسل برداری کی ذمہ داری اٹھانی پڑتی تھی۔

1933 میں ہٹلر نے کہا: ''میری مملکت میں ماں سب سے اہم شہری ہے'' لیکن نازی جرمنی میں ہر ماں کے ساتھ یکساں برتاؤ نہیں کیا جاتا تھا۔ ان عورتوں کو سزا دی گئی جنھوں نے ناپسندیدہ نسلی بچوں کو جنم دیا اور ان عورتوں کو انعام و اکرام سے نوازا گیا جنھوں نے نسلی طور سے پسندیدہ بچوں کو پیدا کیا۔ ہسپتالوں میں ان کے ساتھ جانبدارانہ برتاؤ ہوتا تھا۔ دوکانوں میں خرید فروخت کے دوران ان کے ساتھ رعایت تھی اور تھیٹر اور ریلوے ٹکٹ سستے دستیاب تھے۔ ماؤں کو زیادہ بچے پیدا کرنے کے لیے اعزازی تمغہ (Honour Cross) سے نوازا جاتا تھا۔ چار بچے پیدا کرنے پر تانبے کا، چھ کے لیے چاندی کا اور آٹھ یا اس سے زیادہ بچے پیدا کرنے کے لیے سونے کا کراس عطا کیا جاتا تھا۔

ان تمام آریائی عورتوں کو جنھوں نے کردار کے مطلوبہ ضابطے سے انحراف کیا۔ کھلے عام برا بھلا کہا جاتا، ان کا مذاق اڑایا جاتا اور سخت سزائیں دی جاتی تھیں۔ یہودیوں، پولینڈ کے باشندوں اور روسیوں سے تعلقات رکھنے والی عورتوں کے تو سر منڈوا کر چہرے پر کالک لگا کر گلے میں لٹکے ہوئے کارڈوں کے ساتھ جن پر تحریر ہوتا ''میں نے قوم کے وقار کو ٹھیس پہنچائی ہے'' شہر میں گھمایا جاتا تھا۔ ایسی متعدد عورتوں کو جیل میں ڈال دیا جاتا اور انھیں اس جرم کے لیے اپنے شہری وقار، اپنے شوہروں اور خاندانوں سے محروم ہونا پڑتا تھا۔

4.2 پروپیگنڈے کا فن

نازی حکومت نے زبان اور میڈیا کو بڑے دھیان اور کارگر طریقے سے استعمال کیا۔ وہ اصطلاحات جو نازیوں نے اپنی مختلف کارروائیوں کو بیان کرنے کے لیے ایجاد کیں، وہ نہ صرف گمراہ کن ہیں بلکہ ایسی ہیں کہ جن کو سن کر خون جم جاتا۔ نازیوں نے اپنے سرکاری ذرائع ترسیل میں کبھی 'مارو' یا 'قتل کرو' جیسے الفاظ کا استعمال نہیں کیا۔ قتلِ عام کو 'مخصوص برتاؤ' آخری حل (یہودیوں کے لیے) بے ایذا موت (اپاہجوں کے لیے) انتخاب اور چھوت سے رہائی' جیسی اصطلاحات کا استعمال کیا۔ انخلا کا مطلب تھا لوگوں کو گیس چیمبرس تک پہنچانا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ گیس چیمبروں کو کیا کہا جاتا تھا۔ ان پر لکھا تھا ''چھوت سے بچاؤ کے علاقے''۔ یہ غسل خانوں کی طرح دکھائی دیتے تھے جس میں نقلی فوارے لگائے گئے تھے۔

نظام حکومت کے لیے حمایت حاصل کرنے اور اپنے عالمی نظریے کو مقبول عام بنانے کے لے میڈیا کا استعمال بڑے دھیان سے کیا گیا۔

بصری تصاویر، فلموں، ریڈیو، پوسٹرز، عام نعروں اور دستی اشتہاروں کے ذریعے نازی نظریات کی تبلیغ کی

ماخذ E

8 ستمبر 1934 کو نورمبرگ پارٹی ریلی میں خواتین سے خطاب کرتے ہوئے ہٹلر نے کہا:

ہم عورتوں کے لیے مردوں کی دنیا یا اس کے اہم دائرے میں دخل اندازی کو صحیح نہیں سمجھتے۔ ہم اس کو ایک قدرتی بات سمجھتے ہیں کہ ان دونوں کی دنیا الگ الگ رہیں۔ میدان جنگ میں جو بہادری دکھاتا ہے وہی ایثار عورت دائمی تکلیف اور مصیبتوں کی شکل میں کرتی ہے بچہ پیدا کرنا بھی ایک جنگ ہے، اپنی قوم کی بقا کے لیے کی گئی ایک جنگ۔

© NCERT not to be republished

گئی۔ پوسٹروں میں شناخت کیے گئے جرمنوں کے ''دشمنوں'' کو بدنام کیا جاتا تھا، ان کا مذاق اڑایا جاتا تھا، گالیاں دی جاتی تھیں اور ان کو برائی کی حیثیت سے بیان کیا جاتا تھا۔ سوشلسٹوں اور اعتدال پسندوں کو کمزور اور بداخلاق کے طور پر پیش کیا جاتا تھا۔ کینہ ور غیر ملکی ایجنٹ کہہ کر ان پر حملہ کیا جاتا تھا۔ یہودیوں کے خلاف نفرت کا جذبہ پیدا کرنے کی فلمیں بنائی گئیں۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور فلم ''دی ایٹرنل جیو'' (The Eternal Jew) تھی۔ راسخ العقیدہ یہودیوں کو مخصوص طے شدہ چھاپ میں پیش کیا گیا اور ان کو لمبی لمبی داڑھیوں اور کفتانوں میں دکھایا گیا جبکہ حقیقت میں یہودی عام سماج میں اس طرح گھلے ملے تھے کہ بیرونی شکل سے اُن کا امتیاز کرنا مشکل کام تھا۔ ان کو کیڑے مکوڑے، چوہے اور وبا (عذاب جان) کہا جاتا تھا۔ ان کی حرکات کا موازنہ مویشیوں سے کیا جاتا تھا۔ نازی ازم نے عوام کے ذہنوں پر کافی اثر ڈالا۔ ان کے جذبات کو بھڑکایا اور ان لوگوں کے خلاف نفرت اور غصے کو ابھارا جن کو ناپسندیدہ بنایا گیا تھا۔ اس مہم نے نازی ازم کے لیے سماجی بنیاد فراہم کی۔

نازیوں نے سماج کے مختلف طبقات سے یکساں طور پر اپیل کی اور لوگوں کو سمجھایا کہ اُن کے مسائل کا واحد حل نازی ازم ہے۔

سرگرمی

آپ پر ہٹلر کے نظریات کا کیا ردعمل ہوتا اگر آپ ہوتے:

- ایک یہودی عورت
- ایک غیر یہودی جرمن عورت

ماخذ F

8 ستمبر 1934 کو نورمبرگ پارٹی ریلی میں ہٹلر نے یہ بھی کہا:

کسی قوم کی بقا کا انحصار عورت ذات پہ ہے .... کسی بھی نسل کو مٹنے سے بچانے کے لیے جو بھی اقدامات ضروری ہیں اس کا اسے فطری احساس ہوتا ہے کیونکہ انہونی کسی بھی مصیبت کا پہلا شکار اس کے بچے ہی ہونگے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے نسلی برادری کی جدوجہد میں عورت کو شامل کیا ہے جیسا کہ قدرت نے عاقبت اندیشی میں ایسا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

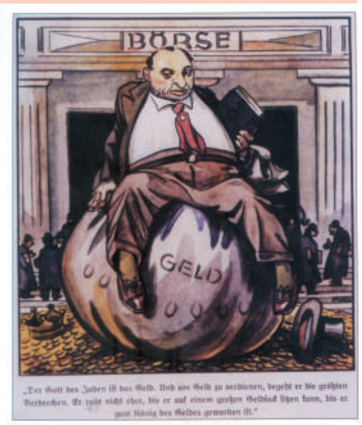

Plate 8. Scene in front of a stock exchange from Hiemer, *The Poison Mushroom* (1938), p. 51. Caption reads: "The God of the Jews is money. And in order to earn money, he commits the greatest crimes. He does not rest, until he can sit on a big sack of money, until he has become the king of money." Compare this economic imagery with that shown in Vogel's *Erblehre*, teaching chart #57. Tel Aviv University, The Sourasky Central Library, Wiener Library, photo courtesy of Beth Hatefutsoth, Photo Archive Tel Aviv.

شکل 28: یہودی پر وار کرتے ہوئے ایک نازی پوسٹر۔

درجہ بالا عنوان میں تحریر: پیسہ یہودیوں کا خدا ہے۔ پیسہ حاصل کرنے کے لیے وہ بڑے سے بڑے جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ وہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتا جب تک کہ وہ پیسہ سے بھرے بورے پر سوار نہ ہوجائے، جب تک کہ روپیہ کا راجا نہ بن جائے۔

سرگرمی

آپ کے خیال میں یہ پوسٹر کیا بیان کرنا چاہتا ہے؟

© NCERT not to be republished

جرمن کسان

آپ ہٹلر سے وابستہ ہیں!

کیوں؟

آج جرمن کسان دو عظیم خطرات کے درمیان کھڑا ہے: ایک تو امریکی معاشی نظام یعنی بڑی سرمایہ داری اور دوسرا بالشوزم کا مارکسی معاشی نظام ہے۔ بڑی سرمایہ داری اور بالشوزم ہاتھ سے ہاتھ ملا کر کام کر رہے ہیں۔ ان کی پیدائش یہودی انداز فکر سے ہوئی ہے جو عالمی یہودیت کے قیام میں خدمات انجام دے رہی ہے۔ وہ کون ہے جو ان خطرات سے کسان کو بچا سکتا ہے؟

نیشنل سوشلزم

ایک ناتسی دستی اشتہار سے 1932

شکل 29: یہ پوسٹر دکھاتا ہے کہ نازیوں نے کسانوں سے کس طرح سے اپیل کی

This 1920s National Socialist German Workers' Party poster appealed to workers to vote for Hitler, the frontline soldier (Frontsoldaten).

شکل 30: 1920 کے عشرے میں ناتسی پارٹی کا ایک پوسٹر۔ یہ مزدوروں سے محاذ کے ایک سپاہی ہٹلر کو ووٹ دینے کے لیے کہتا ہے۔

سرگرمی

شکل 29 اور 30 دیکھئے اور مندرجہ ذیل کا جواب دیجئے:

یہ ناتسی پروپیگنڈے کے بارے میں کیا بتاتی ہیں؟ آبادی کے مختلف طبقات کو ناتسی کس طرح اپنے حق میں لانے کی کوشش کر رہے ہیں؟

چند اہم تاریخیں

یکم اگست 1914
پہلی عالمی جنگ کی ابتدا

9 نومبر 1918
جرمنی نے ہتھیار ڈال دیے، جنگ کا اختتام

9 نومبر 1918
وائمار ری پبلک کے قیام کا اعلان

28 جون 1919
معاہدۂ ورسائے

30 جنوری 1933
ہٹلر جرمنی کا چانسلر بنا

یکم ستمبر 1939
جرمنی کا پولینڈ پر حملہ۔ دوسری عالمی جنگ کی ابتدا

22 جون 1941
جرمنی کا یو ایس ایس آر پر حملہ

23 جون 1941
یہودیوں کے قتل عام کی ابتدا

8 دسمبر 1941
ریاستہائی متحدہ امریکہ کی دوسری عالمی جنگ میں شمولیت

27 جنوری 1945
سویت افواج نے آشوتز کو آزاد کرایا

8 مئی 1945
یوروپ میں اتحادیوں کی فتح

© NCERT not to be republished

5 عام لوگ اور انسانیت کے خلاف جرائم

ناتسی ازم کے تئیں عام لوگوں کا کیا ردعمل ہوا؟

بہت سے لوگ نازیوں کا چشمہ لگا کر دنیا کو دیکھتے تھے اور ان کے ذہن ناتسی زبان بولتے تھے۔ وہ جب بھی کبھی ایسے شخص پر نظر ڈالتے جو یہودی کی طرح دکھائی دیتا تھا، تو ان کے دل میں نفرت اور غصے کی آگ بھڑک اٹھتی تھی۔ وہ یہودیوں کے گھروں پر نشان لگایا کرتے تھے اور مشکوک پڑوسیوں کی شکایت کرتے تھے۔ ان کو واقعی یہ یقین تھا کہ ناتسی ازم خوش حالی لائے گا اور یہ عوام کی زندگی کو بہتر بنائے گا۔

لیکن ہر جرمن ناتسی نہیں تھا۔ بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے پولیس کے ظلم وستم اور موت کا بہادری سے مقابلہ کرتے ہوئے سرگرم مزاحمت کی۔ جرمن شہریوں کی ایک بڑی اکثریت میں خاموش تماشائی اور بے حس مشاہدین بھی موجود تھے۔ وہ اس درجہ خوفزدہ تھے کہ اختلاف کرنے اور احتجاج کرنے کے لیے کوئی عملی قدم نہ اٹھا سکتے تھے۔ انہوں نے بس اپنی نظریں چرانے کو ترجیح دی۔

پادری نمولر (Pastor Niemoeller) ایک دفاعی جنگجو نے مشاہدہ کیا کہ کس طرح ناتسی سامراج کے عام آدمیوں کے خلاف زبردست ظلم وستم کے باوجود ہر طرف احتجاج کی عدم موجودگی اور خاموشی کا دور دورہ تھا۔ اس نے بھرے دل سے اس خاموشی کے بارے میں لکھا۔

پہلے تو کمیونسٹوں کے پیچھے پڑے۔
کوئی بات نہیں میں کمیونسٹ تو تھا نہیں۔
اس لیے میں خاموش رہا۔
تب وہ سوشل ڈیموکریٹس کے پیچھے پڑے۔
میں سوشل ڈیموکریٹ نہیں تھا۔ اس لیے میں نے کچھ نہیں کیا۔
اس کے بعد وہ ٹریڈ یونین لیڈروں کے پیچھے پڑے
لیکن میں ٹریڈ یونین کا ممبر نہیں تھا۔
اور اس کے بعد یہودیوں کا پیچھا کیا
لیکن میں یہودی نہیں تھا۔ اس لیے میں نے کچھ نہیں کیا
آخر میں جب وہ میرے پیچھے پڑے تو
آس پاس کوئی بھی ایسا شخص نہیں بچا تھا جو میری حمایت کو آتا۔

باکس 1

کیا مظلوموں کے لیے ہمدردی کی کمی کی وجہ صرف ناتسی دہشت تھی؟

لارنس ریس نے کہا ''نہیں ایسا نہیں ہے'' اُس نے اپنی حالیہ ڈاکیومنٹری فلم ''دی ناتسیز: اے وارننگ فرام ہسٹری'' بنانے کے لیے مختلف پس منظر کے لوگوں سے انٹرویو کیا تھا۔

ارنا کرانتز جو 1930 کے دہے میں نوعمر تھی اور جواب نانی کی عمر کو پہنچ چکی ہے، نے ریس کو بتایا؛

''1930 کے دہے میں امید کی ایک کرن جاگی تھی، نہ صرف بیکاروں کے لیے بلکہ ہر شخص کے لیے کیونکہ ہم سب خود کو کچلا ہوا محسوس کرتے تھے خود میرے اپنے تجربے کے مطابق میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ تنخواہیں بڑھ گئی تھیں اور ایسا لگتا تھا کہ جرمنی نے اپنے وقار کو دوبارہ حاصل کر لیا ہے۔ کم سے کم مجھے یہی لگتا تھا کہ یہ بڑا اچھا زمانہ تھا۔ مجھ کو تو یہ بہت پسند تھا''

سرگرمی

ارنا کرانز یہ کیوں کہتی ہے ''کم سے کم مجھے تو یہی لگتا ہے'' آپ اس نظریے کو کس طرح دیکھتے ہیں؟

© NCERT not to be republished

نازی جرمنی میں یہودیوں کا اندازِ فکر کیا تھا یہ قطعاً ایک الگ کہانی ہے شارلٹ براٹ نے اپنی ڈائری میں لوگوں کے خواب خفیہ طور سے رکارڈ کیے اور اس کے بعد یہ ’’دی تھرڈ رائخ آف ڈریمز‘‘ (The Third Reich of Dreams) نام کی کتاب میں شائع ہوئی جو دل دہلانے والی داستاں ہے۔ وہ بیان کرتی ہے کہ اپنے بارے میں خود یہودیوں نے کس طرح نازی اسٹیریو ٹائپ کو قبول کر لیا تھا۔ وہ نوک دار ناکوں، کالے بالوں اور آنکھوں اور جسمانی حرکات کے بارے میں خواب دیکھا کرتے تھے۔ نازی پریس میں چھپی یہ سکہ بند شکلیں یہودیوں پر بھوت بن کر سوار تھیں وہ ان کو ان کے خوابوں میں پریشان کرتی تھیں۔ گیس چیمبروں میں جانے سے پہلے یہودی کئی موت مرے۔

شکل 31: وارسا گھیٹو میں رہنے والوں نے دستاویزات جمع کیں اور ان کو دودھ کی تین بالٹیوں میں دوسرے برتنوں کے ساتھ رکھ دیا۔ جب تباہی بربادی نزدیک دکھائی دے رہی تھی تو ان کو 1943 میں عمارتوں کے تہہ خانوں میں دفن کر دیا گیا۔ یہ برتن 1950 میں تلاش کیا گیا۔

5.1 قتلِ عام کے بارے میں علم

حکومت کے آخری سالوں میں نازی کارگزاریوں کے بارے میں جرمنی کے باہر اطلاعات پہنچنا شروع ہوئی تھی لیکن اس کی شدت کا مکمل علم اس وقت ہوا جب جنگ کے اختتام اور جرمنی کی ہار کے بعد دنیا کے سامنے آیا۔ ایک طرف تو ملبے کے نیچے سے ابھرتی ہوئی ہاری ہوئی قوم پر اپنے ہی مصائب سوار تھے۔ دوسری طرف یہودی ان مظالم اور پریشانیوں کو دنیا کے سامنے رکھنا چاہتے تھے جو انہوں نے نازی قتلِ عام کی کارروائیوں کے دوران برداشت کیے تھے جس کو ہولوکاسٹ (قتلِ عام) کہا جاتا ہے۔ جب یہ مظالم اپنی پوری بلندیوں پر تھے ایک گھیٹو میں رہنے والے یہودی نے دوسرے سے کہا کہ وہ جنگ کے بعد تک جینا چاہتا ہے چاہے یہ صرف آدھے گھنٹے کے لیے ہی کیوں نہ ہو۔ شاید اُس کی منشاء یہ تھی کہ نازی جرمنی میں جو کچھ بھی ہوا اسے وہ دنیا کے علم میں لانا چاہتا تھا۔ گواہی دینے اور دستاویزات کو محفوظ رکھنے کے اس غیر متزلزل جذبے کو گھیٹوؤں اور کیمپوں میں رہنے والے متعدد لوگوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔ جنھوں نے ڈائریاں لکھیں، نوٹ بکس محفوظ رکھیں اور ان کے لیے محافظ خانے بنائے۔ دوسری طرف ہار کو سامنے دیکھتے ہوئے نازیوں نے اپنے اہلکاروں میں پٹرول تقسیم کیا کہ وہ دفتروں میں موجود عام شہادتوں اور ثبوتوں کو جلا دیں۔

اس قتلِ عام کی تاریخ اور یادگار آج بھی دنیا کے بہت سے حصوں میں آباد بستیوں، افسانوں، ڈاکیومنٹری فلموں اور نظموں کی شکل میں یادگاری عمارتوں اور عجائب گھروں میں محفوظ ہیں۔ یہ ان لوگوں کے لیے دادِ تحسین ہے جنھوں نے مصائب کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور یہ ان لوگوں کے لیے ایک پریشان کن یاد دہانی ہے جنھوں نے ایسے جرائم کے ارتکاب میں نازیوں کا ساتھ دیا اور ساتھ ہی ان لوگوں کے لیے ایک تنبیہ کا کام کرتی ہیں جو خاموش تماشائی بنے تھے۔

شکل 32: ڈنمارک نے جرمنی سے اپنے یہودیوں کو خفیہ طور سے بچایا۔ یہ کشتی اُن میں سے ایک ہے جو اسی مقصد کے لیے استعمال ہوئی تھی۔

© NCERT not to be republished

باکس 2

مہاتما گاندھی نے ہٹلر کو لکھا

اڈالف ہٹلر کو لکھا گیا خط
بمقام وردھا، سی پی، انڈیا
23 جولائی 1939
ہرر ہٹلر
برلن، جرمنی
پیارے دوست،

میرے دوست مجھ سے انسانیت کی خاطر آپ کو خط لکھنے کے لیے درخواست کر رہے تھے۔ لیکن میں نے ان کی درخواست کو نظرانداز کیا کیونکہ میری جانب سے لکھا گیا کوئی بھی خط گستاخی ہوگی۔ کوئی چیز مجھ کو خبر دیتی ہے کہ مجھ کو اندازہ نہیں لگانا چاہیے اور یہ کہ مجھ کو درخواست تو ضرور کرنی چاہیے، اس کی درخواست کی اہمیت چاہے جو بھی ہو۔

اب یہ بات تو واضح ہے کہ دنیا میں آج صرف آپ ہی ایک ایسے آدمی ہیں جو جنگ کو روک سکتے ہیں، جو ایک ایسی جنگ ہوگی جو انسانیت کو وحشی حالت میں لے جائے گی۔

کوئی مقصد چاہے وہ آپ کے لیے کتنا بھی اہم کیوں نہ ہو، اُس کے لیے کیا آپ اتنی بڑی قیمت چکانا چاہتے ہیں؟ کیا آپ ایک ایسے شخص کی درخواست سنیں گے جس نے جان بوجھ کر جنگ کے طریقوں کو چھوڑ دیا ہے اور جس میں اُس کو قابل لحاظ کامیابی بھی حاصل ہوئی ہے۔

بہر حال آپ سے پیشگی معافی کا خواستگار، اگر آپ کو خط لکھنے میں مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہو۔

میں ہوں
آپ کا ہمدرد دوست
ایم۔ کے۔ گاندھی

مہاتما گاندھی کی تصنیفات کا مجموعہ
جلد 76

اڈالف ہٹلر کو لکھا گیا خط
وردھا
24 دسمبر 1940

ہم نے عدم تشدد میں ایک ایسی طاقت کو پایا ہے جو اگر منظّم ہو جائے تو بلاشبہ دنیا کی تمام پرتشدد طاقتوں کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ عدم تشدد کے طریقوں میں ہار نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی، یہ تو بس کرو یا مرو کے لیے ہوتی ہے۔ جس میں کسی کو مارنا یا نقصان پہنچانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کو خاص طور سے بغیر رقم لگائے استعمال کیا جا سکتا ہے اور یقیناً تباہی کی اس سائنس کی مدد کے بغیر جس کو آپ نے ایسی بلندی تک پہنچایا ہے۔ میرے لیے تو یہ بالکل حیرت کی بات ہے کہ آپ اس بات کو نہیں سمجھتے کہ اس طریقہ پر کسی کی اجارہ داری نہیں ہے۔ اگر برٹش نہیں تو یقیناً کوئی دوسری طاقت آپ سے بہتر طریقہ ایجاد کر لے گی اور آپ کو آپ ہی کے ہتھیار سے ہرائے گی۔ آپ اپنی قوم کے لیے کوئی ایسی میراث چھوڑ کر نہیں جا رہے ہیں جس پر آپ کی قوم کو فخر ہو۔ وہ نسلی تفریق کے ظالمانہ کارناموں پر فخر نہیں کر سکتے۔ ان کی منصوبہ بندی چاہے جتنی مہارت سے ہی کیوں نہ کی جائے۔ اس لیے میں آپ سے انسانیت کے نام پر جنگ روکنے کی درخواست کرتا ہوں۔

میں ہوں
آپ کا ہمدرد دوست
ایم۔ کے۔ گاندھی

مہاتما گاندھی کی تصنیفات کا مجموعہ
جلد 79

© NCERT not to be republished

سرگرمیاں

سرگرمیاں

1-ایک صفحہ پر جرمنی کی تاریخ لکھیئے۔

- نازی جرمنی میں ایک اسکولی بچے کی حیثیت سے۔
- اجتماعی کیمپ سے باقی بچے یہودی کی حیثیت سے
- نازی نظامِ سلطنت کے سیاسی مخالف کی حیثیت سے۔

2-تصور کیجیے کہ آپ ہیلمتھ ہیں اسکول میں آپ کے بہت سے یہودی دوست ہیں اور اس بات کو نہیں مانتے کہ یہودی برے ہوتے ہیں۔ اپنے والد کو جو کچھ آپ بتائیں گے اس کو ایک پیراگراف میں بیان کیجیے۔

سوالات

1. وائمار ری پبلک کو درپیش مسائل بیان کیجیے۔
2. بحث کیجیے کہ 1930 تک جرمنی میں ناتسی ازم کو مقبولیت کیوں حاصل ہوئی؟
3. ناتسی اندازِ فکر کی مخصوص نوعیت کیا ہے؟
4. واضح کیجیے کہ یہودیوں کے خلاف نفرت کا جذبہ پیدا کرنے میں ناتسی پروپیگنڈا پُراثر کیوں ثابت ہوا؟
5. واضح کیجیے کہ ناتسی سماج میں عورتوں کا کیا کردار تھا۔فرانسیسی انقلاب سے متعلق پہلے باب کا مطالعہ کیجیے دونوں ادوار کے دوران عورتوں کے کردار کا موازنہ کرتے ہوئے اور اختلاف بتاتے ہوئے ایک پیراگراف لکھیے۔
6. ناتسی ریاست نے کس طرح اپنے عوام پر مکمل کنٹرول رکھنے کی کوشش کی؟

?

© NCERT not to be republished